سوال

(18)قبروں پرپختہ عمارت بنانایا میلہ وعرس کا انعقاد

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

قبروں پرپختہ عمارت بنانایا میلہ وعرس کا انعقاد

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

چندماہ پہلے موضع کوٹلہ تحصیل جہلم میں دوگروہوں کے درمیان ایک نزاع رونما ہواوجہ نزاع یہ تھی کہ گاؤں کے قبرستان میں ایک بزرگ نامی سید میراں چراغعلی شاہ صاحب کی قبر تھی جس پرشاہ صاحب مرحم کے سرثاءپختہ قبر تعمیر کے بکھے فاس پر میلہ منعقد کرنا چاہتے تھے۔ دوسرا فریق دعوے دار تھا کہ وہ بشمول اہل گاؤں قبرستان کے مالک ہیں لہذاان کی اجازت کے بغیر قبرستان میں نہ کوئی عمارت تعمیر کی جاسکتی ہے نہ قبر پر میلہ وعرس منایا جاسکتا ہے۔ کیونکہ اسلام قبروں پر ایسے افعال کی اجازت نہیں دیتا معاملہ طول پکڑگیا اورانجام کارنوبت یہاں تک پہنچی کہ قبرستان میں پختہ عمارت بنانے اوراسپر میلہ لگانے سے روکنے والوں کوفریق ثانی کے خلاف قانونی چارہ جوئی کرنا پڑی۔ معاملہ جناب نبی احمد صاحب سول جج جہلم کی عدالت میں برائے حکم امتناعی تافیصلہ مقدمہ پیش ہوامگرعدالت نے اسے منظورنہ کیا اور مقدمہ26اپریل 76کوخارج کردیاگیا۔ مدعیان نے اس حکم کے خلاف جناب محمدامیر ملک صاحب ڈسٹرکٹ جج جہلم کی عدالت میں اپیل دائرکردی۔ جوبرائے سماعت منظورہوئی۔ ازاں بعدعدالت نے جوفیصلہ دیاوہ اسلامی فتاویٰ کی تاریخ میں سنہری حروف سے لکھاجانے کے قابل ہے۔ یہ فیصلہ کتاب وسنت کے مطابق ہے آیئن پاکستان کے صحیح تعبیر وتشریح ہے فقہ اسلامی کے صحت مدانہ درست اور عمیق شعوروادراک پر مبنی ہے اور ہر مسلمان کےلئے رہنما ہے لہذاقاریئں الاسلام کے استفادہ کےلئے اس کا اردوترجمہ پیش خدمت ہے۔ (ادارہ) بعدالت جناب محمدامیر ملک ڈسٹرکٹ جج جہلم متفرق دیوانی اپیل نمبری59سال 1976ءتاریخ دعویٰ 20مئی 1976ء

مدعیان۔ منظورالٰہی ولداحسان الٰہی۔ 2۔ بشیراحمد۔ ولدمیاں محمد3۔ عبدالغنی ولدمیاں عبدالمنان قوم گوجرساکنان کوٹلہ ایمہ تحصیل جہلم

بنام،۔ مدعاعلیھم۔ محمدیوسف ولدغلام رسول۔ 2۔ محمداعظم۔ ولدمحمد3۔ لال خاں نمبردار4۔ سیدولایت حسین شاہ ولدسیدمہتاب شاہ۔ 5۔ مسماۃارشاد بیگم بنت محمدشاہ

فیصلہ۔1۔ منظورالٰہی وغیرہ۔ مدعیان واپیل کنندگان نے محمدیوسف وغیرہ مسئول الیھان ومدعاعلیھم کے خلاف ایک دعویٰ اس امرکی توثیق کےلئے دائرکیاہے کے زیردعویٰ زمین پیمائش 7کنال اٹھارہ مرے۔ خسرہ 247کھیوٹ 98کھتونی نمبر447جمع بندی برائے سال 1969-70ءموضع کوٹلہ ایک قبرستان ہے اوراہل اسلام گاؤں کے قبضہ میں ہے اوراستدعاکی ہے کہ مدعاعلیھم کواس میں عمارت بنانے یاقبرستان کی بے حرمتی کرنے یااس میں میلہ وعرس منانے سے روکنے کےلئے حکم امتناعی جاری کیاجائے۔ فریقین

دعویٰ نے اپنے اپنے دلائل پش کیے۔ مدعیان نے بدیں عرض کرتا فیصلہ دعویٰ قبرستان کی اصل حالت برقرار رکھی جائے۔ ضابطہ دیوانی کے حکم نمبر39 قاعدہ نمبر1۔2۔ کے بموجب ایک درخواست گزاری جیسے فاضل سول جج چوہدری نبی احمد سول جج جہلم نے بحکم مجریہ 26 اپریل 1976 میں اس حکم کے خلاف دائر کی گئی ہے۔

2۔ دوران کاروائی ولایت حسین شاہ اور مسماۃ ارشاد بیگم نے عدالت سے استدعا کی کہ ان کو بھی مقدمہ میں فریق بنا لیا جائے۔ فاضل سول جج نے ان کی درخواست بحکم مجریہ 26 اپریل 1976 منظور کرلی۔ اس حکم کے خلاف نظرثانی کی استدعا نمبر 34 سال 1976ء کے تحت دائر کی گئی۔

3۔ تجویز کیا جاتا ہے کہ اس فیصلے میں اپیل اور نظرثانی کی استدعا دونوں کو نمٹا دیا جائے۔

4۔ نیز یہ کہ لازمی حقائق وواقعات تسلیم شدہ ہیں اس لئے مقدمہ کا قطعی فیصلہ کیا جاسکتا ہے لہذا عدالت کے ابتدائی اختیار سماعت کو استعمال کرتے ہوئے اس مقدمہ کو اس عدالت کی فائل میں منتقل کرتا ہوں۔

5۔ منظور الٰہی وغیرہ مدعیان کا دعویٰ ہے کہ جائداد دعویٰ ایک قبرستان ہے جو اہل گاؤں کی ملکیت ہے۔ اوران کے قبضے میں ہے۔ یہ شاملات زمین ہے جس کے مدعیان اور دیگر افراد مالک ہیں مدعیان کے آباؤاجداد جو ملک اہل حدیث سے تعلق رکھتے تھے۔ ان کی قبریں اس قبرستان میں ہیں۔ تقریبا ایک ماہ سے مدعا علیہم بلا اجازت مدعیان و دیگر مالکان گاؤں اس قبرستان میں عمارت تعمیر کرنے اور وہاں میلہ منعقد کرنے پر آمادہ ہیں جو کہ مدعیان کے عقائد کے خلاف ہے۔

6۔ مدعا علیہم نے دعویٰ میں ابتدائی اعتراضات کے خلاف دلائل پش کئے کہ ولایت حسین شاہ اور مسماۃ ارشاد بیگم جو کہ صاحب قبر سید میراں چراغ علی شاہ کے وارث ہیں۔ مقدمہ کے ضروری فریق ہیں۔ اور یہ کہ دعویٰ ناقابل فہم اور پایئدار نہیں۔ اور یہ کہ مدعیان کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ اور وہ دعویٰ دائر کرنے کے مجاز نہیں بخلاف آں مدعا علیہم چاردیواری پر صرف چھت ڈالنا چاہتے ہیں۔ چوں کہ سید میراں چراغ علی شاہ کی قبر کے گرد اگر پچاس سال سے 4۔5 فٹ اونچی چاردیواری جس میں لوہے کا گیٹ نصب ہے۔ موجود ہے۔ اس لئے مدعان کا اپنا عمل ہی ان کے اس دعویٰ کی نفی کرتا ہے۔ اور انکی اسف نائش کو مانع ہے مدعا علیہم سید میراں حیدرشاہ جن کا قرار ٹلھیا نوالہ گاؤں میں ہے کہ لواحقین میں سے ہیں اور سید چراغ علی شاہ کی قبر اس متنازعہ قبرستان میں ہے۔ جو چاردیواری سے گھری ہوئی ہے اور اس پر صرف چھت ڈالنا مقصود ہے۔

7۔ یہ حقیقت ہے کہ متنازع زمین ایک قبرستان ہے۔ فریقین تسلیم کرتے ہیں۔ لہذا مدعیان کا یہ زمین گاؤں کی شاملات ہے۔ یا یہ کہ عمارت تعمیر کرنے کےلئے مدعیان یا دیگر مالکان کی اجازت لینا ضروری ہے۔ بے بنیاد ہے۔ زمین ایک دفعہ بطور قبرستان خاص کردی جائے۔ تو یہ اللہ تعالیٰ کےلئے قطعی نظر کے طور پر مستقل وقف جایئداد بن جاتی ہے۔ لہذا قبرستان اب جملہ مسلمانوں کے استعمال کےلئے ہے۔ اسی بارے میں کسی دلیل و ثبوت کے پش کرنے یا سوال اٹھانے کی ضرورت نہیں میرا یہی فیصلہ ہے۔

8۔ فاضل سیول جج نے موقع کا معاینہ کیا اور یہ مشاہدہ فرمایا کہ متنازعہ قبر کے گرداگرد 4 یا 5 فٹ اونچی چاردیواری موجود تھی اور اس میں لوہے کا گیٹ نصب تھا۔ اور (مدعا علیہم کی طرف سے) یہ اقرار کیا گیا کہ قبر پر کوئی میلہ منعقد کرنے کی ہرگز کوئی نیت نہیں لہذا دعویٰ کا یہ متنازعہ پہلو بھی طے ہوا۔

9۔ اب صرف یہ مسئلہ باقی رہ جاتا ہے۔ کہ متنازعہ قبر واقعتاً کس کی ہے۔ اور فریقین کے کوئی حقوق اگر اس قبر سے وابستہ ہیں۔ تو کیا ہیں۔؟ لہذا آیئے مدعا علیہم کےلئے ایک کمزور ترین پہلو لیتے ہیں اور اور سمجھ لیتے ہیں کہ متنازع قبر سید چراغ علی شاہ۔ مدعا علیہم کے جد امجد کی ہے۔ قبر میں چاردیواری موجود ہے۔ مدعا علیہم بحیثیت وارثان وپسماندگان سید چراغ علی شاہ اور باایں صورت ملک کے سب مسلمان یہ حق رکھتے ہیں۔ کہ قبرستان کی زیارت کریں۔ اور فاتحہ پڑھیں۔ لیکن کسی کو یہ حق نہیں پہنچتا۔ کہ وہ کسی قبر خواہ وہ اس کے والد یا کسی اور مسلمان کی ہو۔ پر کسی قسم کی عمارت تعمیر کریں۔ ہمیں بحیثیت مسلمان قرآن پاک سنت نبوی ﷺ اجماع امت اور قانون ساز اداروں کے منظور کردہ ملکی آیئن میں دیئے گئے۔ اصولوں کی اتباع لازم ہے۔ قرآن پاک کے مطابق مسلمان کو زمین میں دفن کرنا ہوتا ہے۔ اور اس کے ساتھ کسی دوسری شرط کی قید نہیں۔ شہرہ آفاق مسلمان عالم و مصنف امام بخاریؒ کی ایک مستند حدیث ریکارڈ پر لائی گئی۔ اور کوئی وجہ نہیں کہ اسے صحیح تسلیم نہ کیا جائے۔ اور وہ حدیث یہ ہے قبر زمین سے صرف تقریباً ایک فٹ (ایک بالشت) اونچی ہونا چاہیے۔ اور اس پر کسی قسم کی عمارت تعمیر نہ کی جائئے۔ اور نہ اسے عبادت گاہ کے طور پر استعمال کیا جائے۔ مزارات کی تعمیر اسلامی معاشرہ میں مابعد کی سماجی تاریخی اختراع ہے لیکن کتاب وسنت سے اس کی کوئی ایسی تقدیس ثابت نہیں حتیٰ کہ آیئن پاکستان میں بھی قبروں پر مزارات تعمیر کرنے کی کوئی شق نہیں ہے آیئن پاکستان میں دیئے گئے پالیسی ک بنیادی صولوں میں

بھی یہ تحریر ہے کہ اسلام ریاست کا سرکاری مذہب ہے اور مسلمانوں کو اپنی زندگی اسلام کے بنیادی اصولوں اور قطریات کے مطابق بسر کرنا ہوگی۔ آیئن پاکستان کے آرٹیکل نمبر 31 میں یہ بھی تحریر ہے کہ ایسی تمام سہولتیں فراہم کی جایئں گی۔ جن سے شہریان قرآن وسنت کے مطابق زندگی کا مفہوم سمجھنے کے اہل ہوسکیں۔ لہذا صورت حال بطریق احسن واضح ہے کہ ہر مسلمان کا حق ہے۔ کہ اسے زمین میں دفن کیا جائے۔ اوریہ کہ قبر کی زیارت بغرض فاتحہ خوانی کرسکے۔ لیکن اسے یہ حق حاصل نہیں کہ وہ قبر کو مزار یا عبادت گاہ میں تبدیل کرے یا اسے میلہ گاہ بنائے میرا یہی فیصلہ ہے۔

10۔ نتیجہ یہ ہے کہ دعویٰ کی ڈگری کی جاتی ہے۔ مدعیان کے اس حق کی توثیق کی جاتی ہے۔ کہ متنازع زمین اہل اسلام کا قبرستان ہے۔ مدعا علیم کو کوئی حق نہیں پہنچتا کہ وہ اسمیں کوئی میلہ منعقد کریں۔ یا قبر پر کسی قسم کی کوئی ایسی عمارت تعمیر کریں جس سے قبرستان کی اصل صورت تبدیل ہو اور وہ ازروے قرآن ناجائز مداخلت کے مترادف ہے کیونکہ یہ ایسے امور ہیں جن کا جواز اسلامی شریعت اور ملکی آیئن میں ثابت نہیں اور بالآخر نتیجہ یہ ہے کہ نظر ثانی کی استدعا منظور کی اجاتی ہے۔ اور فاضل سول جج جہلم کا حکم جس میں ولایت حسین شاہ اور مسماۃ ارشاد بیگم کو فریق بنایا گیا ہے۔ غیر موثر قرار دیا جاتا ہے۔

ضابطہ دیوانی کے حکم نمبر 39 قواعد نمبر 1 اور 2 کے تحت کی گئی استدعا پر بھی کاروائی تکمیل پزیر ہے۔ کیونکہ اصل دعویٰ پر کاروائی مکمل ہوچکی ہے۔ اور حسب حال اپیل پر بھی ضروری کاروائی مکمل ہوگئی ہے اخراجات کا حکم نہیں دیا جاتا۔ مجریہ 23 جون 1976ء ستخط ڈسٹرکٹ جج جہلم۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 11 ص 101-105

محدث فتویٰ